سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۲۹ رُكُوْعَاتُهَا ۴
سورہ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں	شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	۲۹ آیتیں ہیں اور چار رکوع

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں ف۱ اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا اسی کیلئے ہے راج آسمانوں کا اور زمین کا چلاتا ہے

وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ

اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۲ وہی ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا ف۳ اور باہر اور اندر اور وہ سب کچھ

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٣ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ

جانتا ہے ف۴ وہی ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین چھ دن میں پھر قائم ہوا تخت پر ف۵

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ

جانتا ہے جو اندر جاتا ہے زمین کے اور جو اس سے نکلتا ہے ف۶ اور جو کچھ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے ف۷ اور وہ تمہارے

مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ

ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو اور اللہ جو تم کرتے ہو اس کو دیکھتا ہے ف۸ اسی کے لیے ہے راج آسمانوں کا اور زمین کا اور اللہ ہی تک پہنچتے

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٥ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٦

ہیں سب کام ف۹ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں ف۱۰ اور اس کو خبر ہے جیوں کی بات کی ف۱۱

(۱) ہر شے تسبیح کرتی ہے | یعنی زبانِ حال سے یا قال سے یا دونوں سے۔

(۲) موت و حیات اللہ کے ہاتھ میں ہے | یعنی آسمان و زمین میں سب جگہ اسی کا حکم اور اختیار چلتا ہے۔ ایجاد و اعدام کی باگ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی طاقت اس کے تصرف تکوینی کو روک نہیں سکتی۔

(۳) جب کوئی نہ تھا، وہ موجود تھا، اور کوئی نہ رہے وہ موجود رہیگا۔

(۴) اللہ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی | ہر چیز کا وجود و ظہور اس کے وجود سے ہے۔ لہٰذا اس کا وجود اگر ظاہر و باہر نہ ہو تو اور کس کا ہوگا عرش سے فرش تک اور ذرہ سے آفتاب تک ہر چیز کی ہستی اس کی ہستی کی روشن دلیل ہے لیکن اسی کے ساتھ اس کی کنہ ذات اور حقائق صفات تک عقل و ادراک کی رسائی نہیں۔ کسی ایک صفت کا احاطہ بھی کوئی نہیں کر سکتا نہ اپنے قیاس و رائے سے اس کی کچھ کیفیت بیان کر سکتا ہے۔ بایں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ اس سے زیادہ باطن اور پوشیدہ کوئی نہیں۔ بہرحال وہ اندر بھی باہر بھی، ظاہر بھی باطن بھی، کھلے اور چھپے ہر قسم کے احوال کا جاننے والا ہے۔ ظاہر (بمعنی غالب) ایسا کہ اس سے اوپر کوئی قوت نہیں۔ باطن ایسا کہ اس سے پرے

Surah Al-Hadid

Brought To You By www.e-iqra.info

کوئی موقع نہیں جہاں اُس کی آنکھ سے اوجھل ہو کر پناہ مل سکے۔ ففی الحدیث وَ انت الظاھر فلیس فوقك شیٔ وَ اَنْتَ الباطن فلیس دُونك شیٔ۔

(۵) اِس کا بیان سورۂ اعراف میں آٹھویں پارے کے ختم سے کچھ پہلے گذر چکا ہے۔

(۶) مثلاً بارش کا پانی اور بیج زمین کے اندر جاتا ہے۔ اور کھیتی درخت وغیرہ اُس سے باہر نکلتے ہیں۔ اس کا بیان سورہ "سبا" میں گذر چکا۔

(۷) آسمان کی طرف سے اُترتے ہیں فرشتے، احکام، قضاء و قدر کے فیصلے، اور بارش وغیرہ اور چڑھتے ہیں بندوں کے اعمال اور ملائکۃ اللہ۔

(۸) ہر جگہ اللہ تمہارے ساتھ ہے | یعنی کسی وقت تم سے غائب نہیں۔ بلکہ جہاں کہیں تم ہو اور جس حال میں ہو، وہ خوب جانتا ہے اور تمام کھلے چھپے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(۹) زمین و آسمان میں اللہ کی حکومت | یعنی اس کی قلمرو سے نکل کر کہیں نہیں جا سکتے۔ تمام آسمان و زمین میں اُسی اکیلے کی حکومت ہے اور آخر کار سب کاموں کا فیصلہ وہیں سے ہوگا۔

(۱۰) اللہ کی قدرت اور علم | یعنی کبھی دن کو گھٹا کر رات بڑی کر دیتا ہے اور کبھی اس کے برعکس رات کو گھٹا کر دن بڑا کر دیتا ہے۔

(۱۱) یعنی دلوں میں جو نیتیں اور ارادے پیدا ہوں یا خطرات و وساوس آئیں، وہ بھی اُس کے علم سے باہر نہیں۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ

یقین لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور خرچ کرو اُس میں سے جو تمہارے ہاتھ میں دیا ہے اپنا نائب ف۱۲ سو جو لوگ تم میں یقین لائے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اُنکو بڑا

اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ

ثواب ہے ف۱۳ اور تم کو کیا ہوا کہ یقین نہیں لاتے اللہ پر اور رسول بلاتا ہے تم کو کہ یقین لاؤ اپنے رب پر اور لے چکا ہے تم سے عہد پکا

مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ

اگر ہو تم ماننے والے ف۱۴ وہی ہے جو اُتارتا ہے اپنے بندے پر آیتیں صاف کہ نکال لائے تم کو

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ

اندھیروں سے اُجالے[1] میں اور اللہ تم پر نرمی کرنیوالا ہے مہربان ف۱۵ اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں اور اللہ ہی کو بچ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً

رہتی ہر شے آسمانوں میں اور زمین میں ف۱۶ برابر نہیں تم میں جس نے کہ خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے ف۱۷ اور لڑائی کی اُن لوگوں کا درجہ بڑا ہے

مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اُن سے جو کہ خرچ کریں اُس کے بعد اور لڑائی کریں اور سب سے وعدہ کیا ہے اللہ نے خوبی کا ف۱۸ اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے

خَبِيْرٌ ۝۱۰ ع مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝۱۱ ج

ہو ف۱۹ کون ہے ایسا کہ قرض دے اللہ کو اچھی طرح پھر وہ اُس کو دونا کر دے اُسکے واسطے اور اُسکو ملے ثواب عزت کا ف۲۰

ع ۱ ۱۰ ۱۷

[1] چاند نے۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۱۲) تم مال کے مالک نہیں، بلکہ نائب ہو | یعنی جو مال تمہارے ہاتھ میں ہے اُس کا مالک اللہ ہے۔ تم صرف امین اور خزانچی ہو۔ لہٰذا جہاں وہ مالک بتلائے وہاں اُس کے نائب کی حیثیت سے خرچ کرو۔ اور یہ بھی ملحوظ رکھو کہ پہلے یہ مال دوسروں کے ہاتھ میں تھا۔ اُن کے جانشین تم بنے۔ ظاہر ہے تمہارا جانشین کوئی اور بنایا جائیگا۔ پھر جب معلوم ہے کہ یہ چیز نہ پہلوں کے پاس رہی نہ تمہارے پاس رہے گی تو ایسی زائل و فانی چیز سے اتنا دل لگانا مناسب نہیں کہ ضروری اور مناسب مواقع میں بھی آدمی خرچ کرنے سے کترائے۔

(۱۳) لہٰذا ضروری ہے کہ جن لوگوں میں یہ صفت و خصلت موجود نہیں، اپنے اندر پیدا کریں اور جن میں موجود ہے اُس پر ہمیشہ مستقیم رہیں اور ایمان کے مقتضیٰ پر عمل رکھیں۔

(۱۴) اللہ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ | یعنی اللہ پر ایمان لانے یا یقین و معرفت کے راستوں پر چلتے رہنے سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے۔ اور اس معاملہ میں سُستی یا تقاعد کیوں ہو جبکہ خدا کا رسول تم کو کسی اجنبی اور غیر معقول چیز کی طرف نہیں، بلکہ تمہارے حقیقی پروردگار کرنے والے کی طرف دعوت دے رہا ہے جس کا اعتقاد تمہاری اصل فطرت میں ودیعت کر دیا گیا اور جس کی ربوبیت کا اقرار تم دنیا میں آنے سے پہلے کر چکے ہو۔ چنانچہ آج تک اُس اقرار کا کچھ نہ کچھ اثر بھی قلوبِ بنی آدم میں پایا جاتا ہے۔ پھر دلائل و براہین اور ارسالِ رُسُل کے ذریعہ سے اُس ازلی عہد و پیمان کی یاد دہانی اور تجدید بھی کی گئی۔ اور انبیائے سابقین نے اپنی امتوں سے یہ عہد بھی لیا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں گے اور تم میں بہت سے وہ بھی ہیں جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر سمع و طاعت اور انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ امور ایمانیہ پر کاربند رہنے کا پکّا عہد کر چکے ہیں۔ پس اِن مبادی کے بعد کہاں گنجائش ہے کہ جو ماننے کا ارادہ رکھتا ہو، وہ نہ مانے اور جو مان چکا ہو وہ اُس سے انحراف کرنے لگے۔

(۱۵) قرآن کفر و جہل کے اندھیروں سے نکالنے کے لئے ہے | یعنی قرآن اُتارا اور صداقت کے نشان دیے تا اُن کے ذریعہ سے تم کو کفر و جہل کی اندھیریوں سے نکال کر ایمان و علم کے اُجالے میں لے آئے۔ یہ اللہ کی بہت ہی بڑی شفقت اور مہربانی ہے، اگر سختی کرتا تو اُن ہی اندھیروں میں پڑا چھوڑ کر تم کو ہلاک کر دیتا۔ یا ایمان لانے کے بعد بھی پچھلی خطاؤں کو معاف نہ کرتا۔

(۱۶) اللہ کی راہ میں کیوں خرچ نہیں کرتے | یعنی مالک فنا ہو جاتا ہے اور ملک اللہ کا بچ رہتا ہے اور ویسے تو ہمیشہ اسی کا مال تھا پھر اس کے مال میں سے اس کے حکم کے موافق خرچ کرنا بھاری کیوں معلوم ہو؟ خوشی اور اختیار سے نہ دو گے تو بے اختیار اُسی کے پاس پہنچے گا۔ بندگی کا اقتضاء یہ ہے کہ خوشدلی سے پیش کرے اور اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے فقر و افلاس سے نہ ڈرے، کیونکہ زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک اللہ ہے۔ کیا اُس کے راستہ میں خوشدلی سے خرچ کرنے والا بھوکا رہیگا؟ "وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا"

(۱۷) فتح مکّہ سے پہلے کے مسلمانوں کا درجہ | اور بعض نے فتح سے مراد صلح حدیبیہ لی ہے۔ اور بعض روایات سے اُسکی تائید ہوتی ہے

(۱۸) یعنی یوں تو اللہ کے راستہ میں کسی وقت بھی خرچ کیا جائے اور جہاد کیا جائے وہ اچھا ہے خدا اُس کا بہترین بدلہ دنیا یا آخرت میں دیگا، لیکن جن مقدور والوں نے "فتح مکّہ" یا "حدیبیہ" سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا، وہ بڑے درجے لے اڑے، بعد والے مسلمان اُن کو نہیں پہنچ سکتے۔ کیونکہ وہ وقت تھا کہ حق کے ماننے والے اور اس پر لڑنے والے اقل قلیل تھے۔ اور دنیا کافروں اور باطل پرستوں سے بھری ہوئی تھی۔ اس وقت اسلام کو جانی اور مالی قربانیوں کی ضرورت زیادہ تھی اور مجاہدین کو بظاہر اسباب اموال و غنائم وغیرہ کی توقعات بہت کم۔ ایسے حالات میں ایمان لانا اور خدا کے راستہ میں جان و مال لٹا دینا بڑے اولوالعزم اور پہاڑ سے زیادہ ثابت قدم انسانوں کا کام ہے۔ فرضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ورزقنا اللہ اتباعہم وحبہم۔ آمین۔

(۱۹) یعنی اللہ کو سب خبر ہے کہ کس کا عمل کس درجہ کا ہے اور اس میں اخلاص کا وزن کتنا ہے اپنے اسی علم کے موافق ہر ایک سے معاملہ کرے گا۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۲۰) کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "قرض کے معنی یہ کہ اس وقت جہاد میں خرچ کرو۔ پھر تم ہی دونتیں برتو گے (اور آخرت میں بڑے مرتبے پاؤ گے) یہ ہی معنی ہیں دُونے کے۔ ورنہ مالک میں اور غلام میں سُود بیاج نہیں۔ جو دیا سو اُس کا جو نہ دیا سو اُس کا۔"

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ

جس دن تو دیکھے ایمان دار مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو دوڑتی ہوئی چلتی ہوگی اُنکی روشنی اُن کے آگے اور ان کے داہنے ف۲۱ خوشخبری ہو تم کو آج کے دن

جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ

باغ ہیں کہ بہتی ہیں جن کے نہریں سدا رہو اُن میں یہ جو ہے یہی ہے بڑی مُراد رہنی ف۲۲ جس دن کہیں گے

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ ۚ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ

دغا باز مرد اور عورتیں ایمان والوں کو راہ[1] دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لیلیں[2] تمہارے نور سے کوئی کہیگا لوٹ جاؤ پیچھے پھر

فَالْتَمِسُوا نُورًا ۚ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ

ڈھونڈھو اور روشنی پھر کھڑی کر دیجائے اُنکے بیچ میں ایک دیوار جس میں ہوگا دروازہ اُس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر کی طرف

الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَ

عذاب ف۲۳ یہ اُن کو پکاریں گے کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ ف۲۴ کہیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے بچلا دیا اپنے آپ کو اور راہ دیکھتے رہے اور

ارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾

دھوکے میں پڑے اور بہک گئے اپنے خیالوں پر یہاں تک کہ آپہنچا حکم اللہ کا اور تم کو بہکا دیا اللہ کے نام کا اُس دغا باز نے ف۲۵

(۲۱) پُل صراط پر ایمان و اعمال کی روشنی | میدان حشر سے جس وقت پلصراط پر جائیں گے سخت اندھیرا ہوگا تب اپنے ایمان و عمل صالح کی روشنی ساتھ ہوگی۔ شاید ایمان کی روشنی جس کا محل قلب ہے آگے ہو اور عمل صالح کی داہنے کیونکہ نیک عمل داہنی طرف جمع ہوتے ہیں۔ جس درجہ کا کسی کا ایمان و عمل ہوگا اسی درجہ کی روشنی ملیگی۔ اور غالباً اِس اُمّت کی روشنی اپنے نبی کے طفیل دوسری اُمتوں کی روشنی سے زیادہ صاف اور تیز ہوگی۔ بعض روایات سے بائیں جانب بھی روشنی کا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب شاید یہ ہوگا کہ روشنی کا اثر ہر طرف پہنچے گا۔ واللہ اعلم۔

(۲۲) کیونکہ جنت اللہ کی خوشنودی کا مقام ہے۔ جو وہاں پہنچ گیا سب مُرادیں مل گئیں۔

(۲۳) مومنین اور منافقین کے درمیان دیوار | یعنی مومنین اور منافقین کے بیچ میں دیوار کھڑی کر دیجائیگی جس میں دروازہ ہوگا۔ اس دروازہ سے مومن جنت کی طرف جا کر منافقوں کی نظر سے اوجھل ہو جائیں گے دروازہ کے اندر پہنچ کر جنت کا سماں ہوگا اور ادھر دروازہ سے باہر عذابِ الٰہی کا منظر دکھائی دیگا۔

(۲۴) منافقوں کی مومنوں سے التجا | قصہ یہ ہے کہ کھلے ہوئے کافر پُل صراط پر نہیں چلیں گے۔ بلکہ پہلے ہی دوزخ میں اُس کے دروازوں سے دھکیل دیے جائیں گے۔ ہاں جو کسی نبی کی امت میں ہیں سچے یا کچے انہیں پل صراط سے گذرنے کا حکم ہوگا۔ اُسپر چڑھنے سے

[1] انتظار کرو ہمارا۔ [2] سُلگالیں۔

Brought To You By www.e-iqra.info

پہلے ایک سخت اندھیری لوگوں کو گھیر لیگی۔ اُس وقت ایمان والوں کے ساتھ روشنی ہوگی۔ مُنافق بھی اُنکی روشنی میں پیچھے پیچھے چلنا چاہیں گے لیکن مومن جلد آگے بڑھ جائیں گے اس لیے اُن کی روشنی منافقین سے دور ہوتی جائیگی تب وہ پکاریں گے کہ میاں ذرا ٹھہرو، ہم کو اندھیرے میں پیچھے چھوڑ کر مت جاؤ۔ تھوڑا انتظار کرو کہ ہم بھی تم سے مل جائیں اور تمہاری روشنی سے استفادہ کریں۔ آخر ہم دنیا میں تمہارے ساتھ ہی رہتے تھے اور ہمارا شمار بھی بظاہر مسلمانوں میں ہوتا تھا اب اس مصیبت کے وقت ہم کو اندھیرے میں پڑا چھوڑ کر کہاں جاتے ہو کیا رفاقت کا حق یہی ہے۔ جواب ملیگا کہ پیچھے لوٹ کر روشنی تلاش کرو اگر مل سکے تو وہاں سے لے آؤ۔ یہ سُن کر پیچھے ہٹیں گے اتنے میں دیوار دونوں فریق کے درمیان حائل ہو جائیگی۔ یعنی روشنی دنیا میں کمائی جاتی ہے وہ جگہ پیچھے چھوڑ آئے۔ یا پیچھے سے وہ جگہ مراد ہو جہاں پُلصراط پر چڑھنے سے پہلے نور تقسیم کیا گیا تھا۔

(۲۵) منافقین کو مسلمانوں کا جواب یعنی بیشک دنیا میں بظاہر تم ہمارے ساتھ تھے اور زبان سے دعویٰ اسلام کا کرتے تھے لیکن اندرونی حال یہ تھا کہ لذات و شہوات میں پڑ کر تم نے نفاق کا راستہ اختیار کیا اور اپنے نفس کو دھوکا دیکر ہلاکت میں ڈالا۔ پھر توبہ نہ کی۔ بلکہ راہ دیکھتے رہے کہ کب اسلام اور مسلمانوں پر کوئی اُفتاد پڑتی ہے اور دین کے متعلق شکوک و شبہات کی دلدل میں پھنسے رہے۔ یہ ہی دھوکا رہا کہ آگے اُن منافقانہ چالوں کا کچھ خمیازہ بھگتنا نہیں۔ بلکہ یہ خیالات اور اُمیدیں پکا لیں کہ چند روز میں اسلام اور مسلمانوں کا یہ سب قصہ ٹھنڈا ہو جائیگا، آخر ہم ہی غالب ہونگے۔ رہا آخرت کا قصہ، سو وہاں بھی کسی نہ کسی طرح چھوٹ ہی جائیں گے۔ ان ہی خیالات میں مست تھے کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور موت نے آدبایا اور اُس بڑے دغاباز (شیطان) نے تم کو بہکا کر ایسا کھو دیا کہ اب سبیل رستگاری کی نہیں رہی۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ

سو آج تم سے قبول نہ ہوگا فدیہ[1] دینا اور نہ منکروں سے تم سب کا گھر دوزخ ہے وہی ہے رفیق تمہاری اور بُری جگہ

الْمَصِيْرُ ۝۱۵ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا

جا پہنچے ف۲۶ کیا وقت نہیں آیا ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں اُنکے دل اللہ کی یاد سے اور جو اُترا ہے سچا دین ف۲۷ اور نہ ہوں

كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

اُن جیسے جن کو کتاب ملی تھی اِس سے پہلے پھر دراز گذری ان پر مدت پھر سخت ہو گئے اُنکے دل اور بہت اُن میں

فٰسِقُوْنَ ۝۱۶ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۷

نافرمان ہیں ف۲۸ جان رکھو کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو اُسکے مرجانے کے بعد ہم نے کھول کر سنا دیے تم کو پتے اگر تم کو سمجھ ہے ف۲۹

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝۱۸

تحقیق جو لوگ خیرات کرنیوالے ہیں مرد اور عورتیں اور قرض دیتے ہیں اللہ کو اچھی طرح اُن کو ملتا ہے دونا اور اُن کو ثواب ہے عزت کا ف۳۰

(۲۶) آج کوئی فدیہ قبول نہیں ہوگا یعنی بالفرض اگر آج تم (منافق) اور جو کھلے بند کافر تھے کچھ معاوضہ[1] وغیرہ دیکر سزا سے بچنا چاہو تو اُس کے منظور کیے جانے کی کوئی صورت نہیں۔ بس تم سب کو اب اسی گھر میں رہنا ہے۔ یہ ہی دوزخ کی آگ تمہارا ٹھکانا ہے اور یہ ہی رفیق

[1] معاوضہ۔

Brought To You By www.e-iqra.info

ہے۔ کسی دوسرے سے رفاقت کی توقع مت رکھو۔

(۲۷) دلوں کے گڑگڑانے کا وقت آگیا ہے | یعنی وقت آگیا ہے کہ مومنین کے دل قرآن اور اللہ کی یاد اور اُس کے سچے دین کے سامنے جھک جائیں۔ اور نرم ہو کر گڑگڑانے لگیں۔

(۲۸) اہلِ کتاب کی قساوتِ قلبی سے | یعنی ایمان وہی ہے کہ دل نرم ہو۔ نصیحت اور خدا کی یاد کا اثر جلد قبول کرے۔ شروع میں اہل کتاب یہ باتیں پیغمبروں کی صحبت میں پاتے تھے۔ مدت کے بعد غفلت چھاتی گئی، دل سخت ہو گئے، وہ بات نہ رہی، اکثروں نے سخت سرکشی اور نافرمانیاں شروع کر دیں۔ اب مسلمانوں کی باری آئی ہے کہ وہ اپنے پیغمبر کی صحبت میں رہ کر نرم دلی، انقیاد کامل، اور خشوع لذکر اللہ کی صفات سے متصف ہوں اور اُس مقام بلند پر پہنچیں جہاں کوئی اُمت نہ پہنچی تھی۔

(۲۹) یعنی عرب لوگ جاہل اور گمراہ تھے جیسے مُردہ زمین۔ اب اللہ نے اُن کو ایمان اور علم کی روح سے زندہ کیا۔ اور اُن میں سب کمال پیدا کر دیے۔ غرض کسی مُردہ سے مُردہ انسان کو مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ سچی توبہ کرلے تو اللہ پھر اُس کے قالب میں رُوحِ حیات پھونک دیگا۔

(۳۰) اللہ کیلئے خرچ کرنے والوں کا اجر | یعنی جو اللہ کے راستہ میں خالص نیت سے اُس کی خوشنودی کی خاطر خرچ کریں اور غیر اللہ سے کسی بدلہ یا شکریہ کے طلبگار نہ ہوں، گویا وہ اللہ کو قرض دیتے ہیں۔ سو اطمینان رکھیں کہ اُن کا دیا ہوا ضائع نہ ہوگا۔ بلکہ کئی گنا کر کے لوٹایا جائے گا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ

اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اُسکے سب رسولوں پر وہی ہیں سچے ایمان والے اور لوگوں کا احوال تبلا ینوالے اپنے رب کے پاس اُنکو واسطے ہے

اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا ع ۲ ۹ ۱۸

اُن کا ثواب اور اُن کی روشنی ف۳۱ اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایا ہماری باتوں کو وہ ہیں دوزخ کے لوگ ف۳۲ جان رکھو کہ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ

دنیا کی زندگانی یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ[1] اور بڑائیاں کرنی آپس میں اور بہتابت ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی جیسے حالت ایک

غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

مینہ کی جو خوش لگا کسانوں[2] کو اُس کا سبزہ پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندا ہوا گھاس اور آخرت میں سخت عذاب

شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

ہے اور معافی بھی ہے اللہ کی اور رضامندی اور دنیا کی زندگانی تو یہی ہے مال[3] دغا کا ف۳۳

(۳۱) سچے ایمان والوں کی شہادت | مترجم محقق رحمہ اللہ نے بظاہر "الشہداء" کا عطف "الصدیقون" پر مانا ہے۔ یعنی جو لوگ اللہ پر اور اُس کے سب رسولوں پر پوری طرح یقین لائے (اور اس یقین کا اثر اُن کے اعمال و احوال میں ظاہر ہونا چاہیے) تو سچے اور پکے ایماندار یہی ہیں۔ اور اللہ کے ہاں یہ ہی حضرات بطور گواہ کے دوسرے لوگوں کا حال بتلائیں گے۔ کما قال "وَكَذٰلِكَ

[1] آرایش۔ [2] کھیتی کرنیوالوں کو۔ [3] پونجی دغا کی۔

Brought To You By www.e-iqra.info

جَعَلَنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا" (بقرہ رکوع ۱۷) آخرت میں اِن سچے ایمانداروں کو اپنے اپنے عمل اور درجہ ایمان کے موافق ثواب اور روشنی عطا ہوگی (آیت کی تفسیر اور بھی کئی طرح کی گئی ہے مگر رعایت اختصار اُنکے نقل کی اجازت نہیں دیتی۔

(۳۲) یعنی دوزخ اصل میں ان ہی کے لیے بنی ہے۔

(۳۳) **حیاتِ دنیوی کی مثال** آدمی کو اوّل عمر میں کھیل چاہیئے، پھر تماشا، پھر بناؤ سنگار (اور فیشن) پھر ساکھ بڑھانا، اور نام ونمود حاصل کرنا، پھر موت کے دن قریب آئیں تو مال واولاد کی فکر کہ پیچھے میرا گھر بار بنا رہے اور اولاد آسودگی سے بسر کرے۔ مگر یہ سب ٹھاٹھ سامان فانی اور زائل ہیں۔ جیسے کھیتی کی رونق وبہار چند روزہ ہوتی ہے، پھر زرد پڑ جاتی ہے اور آدمی اور جانور اُس کو روند کر چورا کر دیتے ہیں۔ اُس شادابی اور خوبصورتی کا نام ونشان نہیں رہتا۔ یہ ہی حال دنیا کی زندگانی اور اُس کے ساز وسامان کا سمجھو کہ وہ فی الحقیقت ایک دغا کی پونجی اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔ آدمی اس کی عارضی بہار سے فریب کھا کر اپنا انجام تباہ کر لیتا ہے۔ حالانکہ موت کے بعد یہ چیزیں کام آنے والی نہیں۔ وہاں کچھ اور ہی کام آئیگا۔ یعنی ایمان اور عمل صالح۔ جو شخص دنیا سے یہ چیز کما کر لے گیا، سمجھو بیڑا پار ہے۔ آخرت میں اُس کے لیے مالک کی خوشنودی ورضامندی۔ اور جو دولتِ ایمان سے تہیدست رہا اور کفر وعصیان کا بوجھ لے کر پہنچا اُس کے لئے سخت عذاب۔ اور جس نے ایمان کے باوجود اعمال میں کوتاہی کی اس کے لیے جلد یا بدیر دھکے کھا کر معافی ہے۔ دنیا کا خلاصہ وہ تھا، آخرت کا یہ ہوا۔

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ

دوڑو اپنے رب کی معافی کی طرف کو اور بہشت کو ف۳۴ جس کا پھیلاؤ ہے جیسے پھیلاؤ آسمان اور زمین کا ف۳۵ تیار رکھی ہے واسطے اُنکے جو

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۱ مَآ

یقین لائے اللہ پر اور اسکے رسولوں پر یہ فضل اللہ کا ہے دے اُس کو جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۳۶ کوئی

اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ

آفت نہیں پڑتی ملک میں اور نہ تمہاری جانوں میں جو لکھی نہ ہو ایک کتاب میں پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اُس کو دنیا میں ف۳۷

ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۲۲ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

بیشک یہ اللہ پر آسان ہے ف۳۸ تاکہ تم غم نہ کھایا کرو اُس پر جو ہاتھ نہ آیا اور نہ شیخی کیا کرو اُس پر جو تم کو اُس نے دیا ف۳۹ اور اللہ کو

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝۲۳

خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنیوالا

(۳۴) **بخشش اور جنت کی طرف دوڑو** یعنی موت سے پہلے وہ سامان کر لو جس سے کوتاہیاں معاف ہوں اور بہشت ملے۔ اس کام میں سستی اور دیر کرنا مناسب نہیں۔

(۳۵) یعنی آسمان اور زمین دونوں کو اگر ملا کر رکھا جائے تو اُس کی برابر جنت کا عرض ہوگا۔ طول کتنا ہوگا؟ یہ اللہ ہی جانے۔

(۳۶) یعنی ایمان وعمل بیشک حصول جنت کے اسباب ہیں۔ لیکن حقیقت میں ملتی ہے اللہ کے فضل سے۔ اس کا فضل نہ ہو تو سزا

Brought To You By www.e-iqra.info

سے چھوٹنا ہی مشکل ہے۔ جنت ملنے کا تو ذکر کیا۔

(۳۷) ہر شئے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے | ملک میں جو عام آفت آئے مثلاً قحط، زلزلہ وغیرہ اور خود تم کو جو مصیبت لاحق ہو مثلاً مرض وغیرہ وہ سب اللہ کے علم میں قدیم سے طے شدہ ہے اور لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ اُسی کے موافق دنیا میں ظہور ہو کر رہیگا ایک ذرہ بھر کم و بیش یا پس و پیش نہیں ہو سکتا۔

(۳۸) یعنی اللہ کو ہر چیز کا علم ذاتی ہے کچھ محنت سے حاصل کرنا نہیں پڑا۔ پھر اپنے علم محیط کے موافق تمام واقعات و حوادث کو قبل از وقوع کتاب (لوح محفوظ) میں درج کر دینا اُس کے لیے کیا مشکل ہے۔

(۳۹) تنگی و فراخی میں مسلمان کا طرز عمل | یعنی اس حقیقت پر اس لیے مطلع کر دیا کہ تم خوب سمجھ لو کہ جو بھلائی تمہارے لیے مقدر ہے ضرور پہنچ کر رہے گی اور جو مقدر نہیں وہ کبھی ہاتھ نہیں آسکتی۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے علم قدیم میں ٹھہر چکا ہے، ویسا ہی ہو کر رہیگا۔ لہٰذا جو فائدہ کی چیز ہاتھ نہ لگے اُس پر غمگین و مضطرب ہو کر پریشان نہ ہو اور جو قسمت سے ہاتھ لگ جائے اُس پر اکڑو اور اتراؤ نہیں۔ بلکہ مصیبت و ناکامی کے وقت صبر و تسلیم، اور راحت و کامیابی کے وقت شکر و تحمید سے کام لو۔ (تنبیہ) پہلے اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ الخ میں بتلایا تھا کہ دنیا کے سامان عیش و طرب میں پڑ کر آدمی کو آخرت سے غافل نہ ہونا چاہیے۔ آیۂ ہذا میں متنبہ فرمادیا کہ یہاں کی تکالیف و مصائب میں گھر کر چاہیے کہ حد اعتدال سے تجاوز نہ کرے۔

الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ

وہ جو کہ آپ نہ دیں اور سکھلائیں لوگوں کو بھی نہ دینا ف۴۰ اور جو کوئی منہ موڑے تو اللہ آپ ہے بے پروا سب خوبیوں کے ساتھ موصوف ف۴۱

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ

ہم نے بھیجے ہیں اپنے رسول نشانیاں دیکر اور اُتاری اُن کے ساتھ کتاب اور ترازو تاکہ لوگ سیدھے رہیں انصاف پر ف۴۲ اور

اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ

ہم نے اُتارا لوہا ف۴۳ اُس میں سخت لڑائی ہے اور لوگوں کے کام چلتے ہیں ف۴۴ اور تاکہ معلوم کرے اللہ کون مدد کرتا ہے اُسکی اور اُسکے رسولوں

بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ ع ۳ ۱۹

کی بن دیکھے ف۴۵ بیشک اللہ زور آور ہے زبردست ف۴۶ اور ہم نے بھیجا نوح کو اور ابراہیم کو اور ٹھہرا دی دونوں کی اولاد میں پیغمبری

وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور کتاب ف۴۷ پھر کوئی اُن میں راہ پر ہے اور بہت اُن میں نافرمان ہیں ف۴۸

(۴۰) شیخی اور بڑائی اللہ کو پسند نہیں | اکثر متکبر مالداروں کی حالت یہی ہوتی ہے کہ بڑائی اور شیخی تو بہت ماریں گے مگر خرچ کرنے کے نام پیسہ جیب سے نہ نکلے گا۔ کسی اچھے کام میں خود دینے کی توفیق نہ ہوگی اور اپنے قول و فعل سے دوسروں کو بھی یہی سبق پڑھائیں گے۔ موقع پر بڑھ کر خرچ کرنا متوکلوں اور ہمت والوں کا کام ہے جو پیسہ سے محبت نہیں کرتے، اور جانتے ہیں کہ سختی اور نرمی سب اُسی مالک علی الاطلاق کی طرف سے ہے۔

(۴۱) بخل کی مذمت | یعنی تمہارے خرچ کرنے یا نہ کرنے سے اُس کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچتا۔ وہ تو بے نیاز اور بے پروا

Brought To You By www.e-iqra.info

ذات ہے۔ تمام خوبیاں علیٰ وجہ الکمال اُس کی ذات میں جمع ہیں۔ تمہارے کسی فعل سے اُس کی کسی خوبی میں اضافہ نہیں ہوتا۔ جو کچھ نفع نقصان ہے۔ خرچ کروگے خود فائدہ اٹھاؤ گے، نہ کروگے گھاٹے میں رہو گے۔

(۴۲) نزولِ کتاب و میزان | کتاب اور ترازو۔ شاید اسی تولنے کی ترازو کو کہا کہ اُس کے ذریعہ سے بھی حقوق ادا کرنے اور لین دین میں انصاف ہوتا ہے۔ یعنی کتاب اللہ اس لیے اُتاری کہ لوگ عقائد اور اخلاق و اعمال میں سیدھے انصاف کی راہ چلیں، افراط و تفریط کے راستہ پر قدم نہ ڈالیں۔ اور ترازو اس لیے پیدا کی کہ بیع و شراء وغیرہ معاملات میں انصاف کا پلہ کسی طرف اُٹھا، یا جھکا نہ رہے۔ اور ممکن ہے "ترازو" شریعت کو فرمایا ہو۔ جو تمام اعمال قلبیہ و قالبیہ کے حسن و قبح کو ٹھیک جانچ تول کر بتلاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(۴۳) ہم نے لوہا اُتارا | یعنی اپنی قدرت سے پیدا کیا اور زمین میں اُس کی کانیں رکھدیں۔

(۴۴) یعنی لوہے سے لڑائی کے سامان (اسلحہ وغیرہ) تیار ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کے بہت سے کام چلتے ہیں۔

(۴۵) یعنی جو آسمانی کتاب سے راہِ راست پر نہ آئیں اور انصاف کی ترازو کو دنیا میں سیدھا نہ رکھیں، ضرورت پڑے گی کہ ان کی گوشمالی کیجائے اور ظالم و کجرو معاندین پر اللہ و رسول کے احکام کا وقار و اقتدار قائم رکھا جائے۔ اس وقت شمشیر کے قبضہ پر ہاتھ ڈالنا اور ایک خالص دینی جہاد میں اِسی لوہے سے کام لینا ہوگا۔ اُس وقت کھل جائیگا کہ کونسے وفادار بندے ہیں جو بن دیکھے خدا کی محبت میں آخرت کے غائبانہ اجر و ثواب پر یقین کرکے اس کے دین اور اس کے رسولوں کی مدد کرتے ہیں۔

(۴۶) یعنی جہاد کی تعلیم و ترغیب اس لیے نہیں دی گئی کہ اللہ کچھ تمہاری امداد و اعانت کا محتاج ہے۔ بھلا اُس زور آور اور زبردست ہستی کو کمزور مخلوق کی کیا حاجت ہو سکتی تھی۔ ہاں تمہاری وفاداری کا امتحان مقصود ہے۔ تاکہ جو بندے اس میں کامیاب ہوں اُن کو اعلیٰ مقامات پر پہنچایا جائے۔

(۴۷) نبوت اور حضرت نوح و ابراہیم کی ذریت | یعنی پیغمبری اور کتاب کے لیے ان دونوں کی نسل کو چُن لیا کہ ان کے بعد یہ دولت ان کی ذریت سے باہر نہ جائے گی۔

(۴۸) یعنی جن لوگوں کی طرف وہ بھیجے گئے تھے یا یوں کہو کہ اُن دونوں کی اولاد میں سے بعضے راہ پر رہے اور اکثر نافرمان ثابت ہوئے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ

پھر پیچھے بھیجے اُن کے قدموں پر اپنے رسول ف۴۹ اور پیچھے بھیجا ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو اور اُسکو ہم نے دی انجیل ف۵۰ اور رکھ دی اُس کے ساتھ

قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا

چلنے والوں کے دل میں نرمی اور مہربانی ف۵۱ اور ایک ترک کرنا دنیا کا جو انہوں نے نئی بات نکالی تھی ہم نے نہیں لکھا تھا یہ اُن پر مگر کیا

ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ

چاہنے کو اللہ کی رضامندی پھر نہ نباہا اُسکو جیسا چاہیے تھا نباہنا ف۵۲ پھر دیا ہم نے اُن لوگوں کو جو اُنمیں ایماندار تھے اُنکا بدلا اور بہت اُن میں

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ

نافرمان ہیں ف۵۳ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اُسکے رسول پر دے گا تم کو دُونا حصّہ اپنی

رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لِّئَلَّا

رحمت سے اور رکھ دیگا تم میں روشنی جس کو لیے پھرو اور تم کو معاف کریگا اور اللہ معاف کرنیوالا مہربان ہے ف۵۴ تاکہ نہ

Brought To You By www.e-iqra.info

يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتٰبِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ

جانیں کتاب والے کہ پا نہیں سکتے کوئی چیز اللہ کے فضل میں سے اور یہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتھ ہے

يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾

دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ع ۵۵

ع ۲۰

(۴۹) یعنی پچھلے رسول اُن ہی پہلوں کے نقشِ قدم پر تھے۔ اصولی حیثیت سے سب کی تعلیم ایک تھی۔

(۵۰) یعنی آخر میں انبیائے بنی اسرائیل کے خاتم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل دے کر بھیجا۔

(۵۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کی نرم دلی اور مہربانی یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھی جو واقعی اُن کے طریقہ پر چلنے والے تھے اُن کے دلوں میں اللہ نے نرمی رکھی تھی، وہ خلقِ خدا کے ساتھ محبت و شفقت کا برتاؤ کرتے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے تھے۔

(۵۲) رہبانیت کی بدعت یعنی آگے چل کر حضرت مسیح کے متبعین نے بے دین بادشاہوں سے تنگ ہو کر اور دنیا کے مخمصوں سے گھبرا کر ایک بدعت رہبانیت کی نکالی، جس کا حکم اللہ کی طرف سے نہیں دیا گیا تھا۔ مگر نیت اُن کی یہ ہی تھی کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کریں۔ پھر اُس کو پوری طرح نباہ نہ سکے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یہ فقیری اور تارک الدنیا بننا، نصاریٰ نے رسم نکالی، جنگل میں تکیہ بنا کر بیٹھے۔ نہ جورو رکھتے نہ بیٹا، نہ کماتے نہ جوڑتے، محض عبادت میں لگے رہتے، خلق سے نہ ملتے، اللہ نے بندوں کو یہ حکم نہیں دیا کہ اس طرح دنیا چھوڑ کر بیٹھ رہیں) مگر جب اپنے اُوپر ترک دنیا کا نام رکھا، پھر اس پردے میں دنیا چاہنا بڑا وبال ہے۔" شریعت حقہ اسلامیہ نے اس اعتدال فطری سے متجاوز رہبانیت کی اجازت نہیں دی۔ ہاں بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ اس اُمت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔" کیونکہ مجاہد اپنے سب حظوظ و تعلقات سے واقعی الگ ہو کر اللہ کے راستہ میں نکلتا ہے۔ (تنبیہ) "بدعت" کہتے ہیں ایسا کام کرنا جس کی اصل کتاب و سنّت اور قرونِ مشہود لہا بالخیر میں نہ ہو۔ اور اُس کو دین اور ثواب کا کام سمجھ کر کیا جائے۔

(۵۳) یعنی اُن میں کے اکثر نافرمان ہیں۔ اِسی لیے خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم پر باوجود دل میں یقین رکھنے کے ایمان نہیں لاتے۔

(۵۴) اتباعِ رسول کے ثمرات و انعامات یعنی اس رسول کے تابع رہو کہ یہ نعمتیں پاؤ۔ گذشتہ خطاؤں کی معافی اور ہر عمل کا دونا ثواب، اور روشنی لیے پھرو۔ یعنی تمہارا وجود ایمان و تقویٰ سے نورانی ہو جائے۔ اور آخرت میں یہ ہی نور تمہارے آگے اور داہنی طرف چلے۔ (تنبیہ) احقر کے خیال میں یہ خطاب اُن اہل کتاب کو ہے جو حضور پر ایمان لا چکے تھے۔ اس تقدیر پر "وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ" سے ایمان پر ثابت و مستقیم رہنا مراد ہوگا۔ باقی اہل کتاب کو دونا ثواب ملنے کا کچھ بیان سورہ "قصص" میں گذر چکا ہے وہاں دیکھ لیا جائے۔

(۵۵) یعنی اہلِ کتاب پہلے پیغمبروں کے احوال سُن کر پچھتاتے کہ افسوس ہم اُن سے دور پڑ گئے۔ ہم کو وہ درجے ملنے محال ہیں جو نبیوں کی صحبت سے حاصل ہوتے ہیں۔ سو یہ رسول، اللہ نے کھڑا کیا، اس کی صحبت میں پہلے سے دونا کمال اور

Brought To You By www.e-iqra.info

بزرگی مل سکتی ہے۔ اور اللہ کا فضل بند نہیں ہو گیا۔ (تنبیہ) حضرت شاہ صاحبؒ نے آیت کی تفسیر اسی طرح کی ہے۔ لیکن اکثر سلف سے یہ منقول ہے کہ یہاں "لِئَلَّا یَعْلَمَ" بمعنی "لِکَیْ یَعْلَمَ" کے ہے۔ یعنی تاکہ جان لیں۔ اہل کتاب (جو ایمان نہیں لائے) کہ وہ دسترس نہیں رکھتے اللہ کے فضل پر۔ اور فضل صرف اللہ کے ہاتھ ہے جس پر چاہے کر دے۔ چنانچہ اہل کتاب میں سے جو خاتم الانبیاء پر ایمان لائے اُن پر یہ فضل کر دیا کہ اُن کو دوگنا اجر ملتا ہے اور گذشتہ خطاؤں کی معافی اور روشنی مرحمت ہوتی ہے۔ اور جو ایمان نہیں لائے وہ اِن انعامات سے محروم ہیں۔

تمّ سُورَۃ الحَدِیْد فللّٰہ الحَمْد والمنہ

Brought To You By www.e-iqra.info